

یکے محسوس کرتے ہوئے کہ مزید کوشش بے سود ہوگی ڈاکٹر بریڈلے نے منہ سے پیچھے ہٹ گیا۔ یہ میر جس پر ایک لڑکی بے حس و حرکت لیٹی ہوئی تھی ایک چھوٹے سے کمرے میں پڑی تھی۔ مسلسل خون بہنے کے باعث لڑکی مر چکی تھی۔ مگر ڈاکٹر بریڈلے کے ضمیر پر کسی پکھتاوے یا احساس جرم کا بوجھ نہیں تھا۔ لڑکی اپنی مرضی سے اس کے پاس آئی تھی۔ ڈاکٹر نے تو اس کا نام بھی نہیں پوچھا تھا۔ جیسے ہی لڑکی نے کانپتے ہاتھوں سے دوسو ڈالر اس کی طرف بڑھائے ڈاکٹر اچھی طرح سمجھ گیا کہ وہ اس کے پاس کیوں آئی ہے اور کیا چاہتی ہے۔ لڑکی کی خاموشی اور گھبراہٹ یہ بتانے کے لئے کافی تھی کہ خود اسے بھی اس خطرے کا احساس ہے جو وہ مول لے رہی تھی۔

مگر سوال یہ تھا کہ اور کون اس بات سے واقف تھا کہ لڑکی

اس کے پاس آرہی ہے۔ ڈاکٹر بریڈلے کو اپنی سلامتی کے لئے اس معاملے کا جواب معلوم کرنا تھا۔ گمان یہ ہی تھا کہ لڑکی نے اپنے خاندان والوں کو اپنی اس حالت سے بے خبر رکھا ہوگا۔ بشرطیکہ اس کا کوئی خاندان ہو۔ پھر جہاں تک اس مرد کا تعلق ہے جو اس صدمت حال کا ذمہ دار ہے تو وہ یا تو ناشناس شدہ ہوگا جسے یہ لڑکی قانونی طور پر نہیں اپنا سکتی تھی یا پھر کوئی ایسا نوجوان جو اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ مرد نے یقیناً اسے ٹھکرا دیا تھا ورنہ وہ اسقاط پر کبھی آمادہ نہ ہوتی۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر اس بات کا خاصا امکان تھا کہ وہ کسی کو بھی بتائے بغیر ڈاکٹر کے پاس آئی ہوگی۔

لیکن.....

بریڈلے نے غصے سے سر کو جھکا دیا۔ کوئی بھی بات ہو یہ

دوست

ہنری سکلاسر

اولیس ناصی

جرم کی ایک منفرد کھانی



لیکن اور گرہ... ہر مرتبہ کوئی نہ کوئی اڑچن پیدا کر دیتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی ضرور ایسا ہونگا جسے اس چمچے کی رنگت جیسے بالوں والی لڑکی کی اچانک گشتگی سے پریشانی ہو سکتی ہے۔ کوئی ضرور اس کی تلاش شروع کر دیگا اور پھر عین ممکن ہے کہ ڈاکٹر بریڈلے کے اس پوشیدہ کمرے تک اس لڑکی کی نقل و حرکت کا سرخ لگایا جائے۔

ایک میلے کچیلے پارٹیشن کے پیچھے لگے ہوئے داش بین میں ہاتھ دھو کر بریڈلے باہر نکلا تو اس کی نظریں ایک مرتبہ پھر لڑکی کی لاش پر گئیں۔ تم کوئی چھوٹی موٹی چیز بھی نہیں ہو جس سے آسانی سے پیچھا چھڑایا جائے اس نے دل ہی دل میں لاش کو مخاطب کیا۔ مثلاً کوئی انگلی کا نشان جسے کپڑے سے صاف کر دیا جائے۔ یا کوئی معمولی کاغذ کا پرزہ جسے ماچس دکھائی جاسکے۔ حق آدمی تم کس انداز میں سوچ رہے ہو اس مرتبہ اس نے خود اپنے آپ سے کہا۔ اس طرح گھبرانے اور پریشانی ہونے سے مسئلہ حل نہیں ہو جائیگا۔

اور یہ سوچتے ہوئے بریڈلے نے بڑی... کوشش سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اس کا فلیٹ عمارت کی دوسری منزل پر واقع تھا۔ اگر وہ کسی نہ کسی طرح لاش کو کندھے پر لاد کر کسی کی نظروں میں آنے بغیر عمارت سے باہر لے جانے میں کامیاب بھی ہو جائے تب بھی ٹرک پر پہنچنے کے بعد اس کا پوشیدہ رہنا ناممکن تھا اور بد قسمتی سے اب اس کے پاس کار بھی باقی نہیں بچی تھی کہ وہ اسے ہی لاش ٹھکانے لگانے کیلئے استعمال کر سکتا۔

بریڈلے اس کمرے کی جانب بڑھا جہاں لڑکی نے اپنی مختلف چیزیں رکھ دی تھیں۔ تہہ کی ہوئی اسکرٹ پر سب سے اوپر اس کا پرس رکھا تھا۔ بریڈلے نے پرس کھول کر اندر جھانکا۔ اسے کچھ پینیں، سگریٹ کا ایک ٹر اٹریپیکٹ، پوڈر کی ڈبیہ اور ایک کاغذ کا پرہ نظر آیا۔ پرے پر ڈاکٹر کا اپنا نام لکھا ہوا تھا۔ اس نے سب سے پہلے اس کاغذ کو پھاڑ کر پرے پرے کر دیا۔ پرس کی تہہ میں ایک چابی بھی پڑی ہوئی تھی اور چابی کے نیچے ایک اور کاغذ دیا ہوا تھا۔ بریڈلے نے اسے دیکھا۔ وہ ماہانہ کرانے کی رسید تھی۔ رسید پر بلڈنگ نمبر ۲۴ ڈکن اسٹریٹ فلیٹ ۲۱۴ کا پتہ بھی تحریر تھا۔

بریڈلے نے رسید اور چابی اپنے کوٹ کی جیب میں رکھی

اور کچھ سوچتے ہوئے کپڑوں کی بڑی الماری کھولی۔ واپس میز پر آیا اور کسی قدر دشواری سے لڑکی کی لاش میز سے اتار کر گھسیٹتے ہوئے الماری تک لایا۔ اور کسی نہ کسی طرح لاش کو الماری کے پچھلے خانے میں ٹھونس دیا۔ پھر دوبارہ میز تک آیا میز پر بھی ہوئی خون آلود چادر اس کے نیچے بچھا ہوا برٹیش اٹھایا اس میں گندی روٹی پیدا اور دوسری آلائشوں کے ساتھ لڑکی کا پرس بھی رکھتے ہوئے ایک بندل سانبایا اور اس بندل کو بھی الماری میں لاش کے ساتھ ہی رکھ کر الماری مقفل کر دی۔

لاش کو چھپانے کے لئے یہ جگہ سراسر ناکافی اور نامناسب تھی مگر سروسٹ کام چل گیا تھا۔

بریڈلے نے ڈکن اسٹریٹ پر واقع بلڈنگ نمبر ۲۴ کا تنقیدی نظروں سے جائزہ لیا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پھرتی سے اندر داخل ہو گیا۔ دوسری منزل کی راہداری میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ فلیٹ نمبر ۲۱۴ کے دروازے کے سامنے رکھا۔ کان لگا کر آہٹ لی۔ پھر حجب سے چابی نکال کر قفل کھولا اور اندر گھس گیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے نیم تاریک فلیٹ میں آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ بند کھڑکیوں کے شیشوں سے باہر ٹرک پر چلنے والی کھلیوں اور نیون سائن اشتہارات کی روشنی بہت بہت کم اندر آ رہی تھی۔ بریڈلے نے آگے بڑھ کر کھڑکیوں کے پرے کھینچ فیئے اور پھر حجب سے ماچس نکال کر ایک تیلی جلائی۔ قریب ہی ایک میز پر ٹیبل لیمپ رکھا ہوا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔ کمرے میں روشنی ہوئی تو اس نے ایک سرسری نگاہ سے فلیٹ کا جائزہ لیا۔ جگہ زیادہ بڑی نہیں تھی چند منٹ کی کوشش کے بعد ہی اسے یقین ہو گیا کہ یہاں اسے کوئی کارآمد چیز نہیں مل سکیگی۔ مگر میز کے خانوں کی تلاشی لیتے ہوئے بالکل غیر متوقع طور پر اسے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نظر آیا۔ اس نے کھول کر دیکھا۔ یہ ایک مختصر سا خط تھا جس کی عبارت کچھ یوں تھی۔

ڈیر لڑکیس

میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنی دھکی کو علی

جامہ نہ پہناؤں میں جانتی ہوں کہ تمہاری دولت

اور اندر سوخ کے مقابلے میں میری کامیابی کا کوئی

امکان نہیں ہے میں تمہیں تباہ کر سکتی ہوں مگر اس سے اس متاع گراں کی قیمت ادا نہیں ہو سکتی جو میں کھو چکی ہوں میں جانتی ہوں کہ اس سودے میں خسارہ سراسر مجھے ہی برداشت کرنا پڑا ہے میں اب اس قابل بھی نہیں رہی ہوں کہ کسی خوش آئند مستقبل کا خواب ہی دیکھ سکوں۔

تم سے آخری جھگڑے کے بعد مجھے پہلی مرتبہ اپنی اس حالت کا احساس ہوا جس میں میں نے اپنے آپ کو قتل کر لیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ میں ایک بچے کی ماں بننے والی ہوں۔ ایک ایسے بچے کی ماں جس کی تمہیں کوئی ضرورت ہے نہ خواہش۔ غنیمت ہے کہ ابھی اس بارگناہ نے ایک انسانی ہمت اختیار نہیں کی ہے۔ کم سے کم میرا خیال یہی ہے چنانچہ میرے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ اس فرد جرم کو لوح تقدیر سے حروف غلط کی طرح مٹا دوں۔ اپنے دل کو ماضی کی یادوں سے خالی کر دوں یہ بھول جاؤں کہ کبھی میری زندگی میں تمہارا بھی کوئی وجود تھا۔ نئے سرے سے زندگی کی ابتداء کروں شاید اسی طرح ان اشکوں کے کچھ ستارے ٹوٹ جائیں جنہیں تم میری پلکوں پر سجائے ہو۔

میں اس مختصر تحریر کے ذریعہ تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ تم سب کچھ لوٹ کر بھی ایک عورت کو شکست نہیں دے سکتے ہو۔ اچھی طرح جان لو کہ ڈورل کاروے کا نام اب میرے لئے زمین پر نیکنے والے ایک حقیر کٹرے سے زیادہ قیمت نہیں رکھتا۔ تمام تر بدترین بددعاؤں کے ساتھ۔

جولیا۔

بریڈلے نے خط کی تلخ و ترش عبارت کے پیچھے چھپے ہوئے المیہ کا پورا اندازہ کر لیا تھا۔ مگر اس کے باوجود اس کے دل میں افسوس و

ہمدردی کا کوئی ادنیٰ سا شائبہ بھی نہیں تھا۔ ان دو جذبول کی پذیرائی تو وہ کبھی بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کجا اس وقت جبکہ وہ خود اپنی ہی الجھن میں گرفتار تھا۔ وہ فلیٹ سے نکلا تو سوچ رہا تھا کہ آخر جولیا کی ملاقات ڈورل سے کیسے ہوگئی۔ شاید وہ کسی دفتر میں کام کرتی تھی جہاں ڈورل سے اس کا تعارف ہو گیا۔ یا پھر شاید وہ ہی کسی شام شراب کے نشے میں بہک کر اپنی سطح سے نیچے اتر آیا اور جولیا جیسی لڑکی سے ٹکرا گیا۔ بہر حال اب اس کی اہمیت بھی کیا تھی۔ بریڈلے کے نزدیک اس وقت جو بات اہم تھی وہ یہ ہی تھی کہ اس نے اپنی پریشانی کا ایک حل تلاش کر لیا تھا۔ کہانی کے دنوں کو دانا اس نے پہچان لئے تھے۔ اور یہ خوش قسمتی ہی تھی کہ ان میں سے ایک۔ کر دار ڈورل مقامی سوسائٹی اور ایالتی حلقوں میں نمایاں پوزیشن کا مالک تھا۔ اپنے گھر واپس آکر بریڈلے فون کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لئے ہچکچایا۔ اسے احساس تھا کہ اب جو قدم وہ اٹھانے والا ہے وہ اس کے لئے انتہائی تباہ کن بھی ثابت ہو سکتا ہے لیکن فوراً ہی اس نے اپنے آپ کو تسلی دی۔ بے شک ڈورل ایک با اثر آدمی اور بہت بڑا سرمایہ دار تھا۔ مگر وہ اس وقت جس ڈورل سے بات کرنے جا رہا تھا وہ ایک شرابی۔ آوارہ عیاش اور بدکردار آدمی تھا جس نے ایک لڑکی کی عزت لوٹ کر اسے گناہ کا انجام بھگتنے کے لئے تنہا چھوڑ دیا تھا۔ ایسے لوگ بزدل ہوتے ہیں وہ پلٹ کر وار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

فون کا جواب کسی ملازم نے دیا۔ بریڈلے پس منظر میں قص کی موسیقی اور بہت سی ملی جلی آوازیں سن کر اس نتیجے پر پہنچا کہ ضرور ڈورل کی کوٹھی میں کوئی پارٹی ہو رہی ہے۔

”میں مسٹر ڈورل کا روے سے بات کرنا چاہتا ہوں“ اس نے کہا۔

”کون صاحب بول رہے ہیں؟“

”تم انہیں صرف اتنا بتا دو کہ جولیا کے چچا کا فون ہے۔“

بریڈلے نے جواب دیا۔

چند لمحوں کے بعد ڈورل کی آواز ابھری وہ بڑے محتاط انداز سے بات کر رہا تھا۔ ”میرا خیال ہے کہ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی...“

”گھبراؤ نہیں مسٹر ڈورل میں حقیقت میں جولیا کا چچا نہیں ہوں۔“

بریڈلے نے بات کٹتے ہوئے کہا۔

”پھر تم کون ہو؟“

”میرا نام بریڈلے ہے اور میں تم سے ایک ضروری مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم عقلمند ہو تو میری بات پر بخیریدگی سے توجہ دو گے۔“

”مگر کیوں۔ مجھے ضرورت ہی کیا ہے۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔“

”ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔“

”بریڈلے نے کہا۔“ بشرطیکہ تم اسی وقت میرے مکان پر آ جاؤ۔“

اس کے بعد بریڈلے نے ڈورل کو اپنے گھر کا پتہ بتایا۔

”میں تم سے کوئی بات کرنا نہیں چاہتا۔“ کچھ خاموشی کے بعد ڈورل نے جواب دیا۔

”نادانی کی باتیں مت کرو۔“ بریڈلے جھلا کر بولا۔ ”میں تمہیں اپنے مکان تک پہنچنے کے لئے نصف گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر اس وقت تک تم نہیں پہنچے تو تمہارا راز افشا کر دیا جائیگا۔ میں اس سے زیادہ اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔“

بریڈلے نے رسیور کرپٹل پر رکھ دیا۔ ڈورل مقررہ وقت سے آٹھ منٹ پہلے ہی پہنچ گیا۔ بریڈلے کے لئے یہ ایک امیڈا فز علامت تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نے ڈورل کی فطرت کا بالکل صحیح اندازہ لگایا تھا۔ کمزور لڑکیوں کو اپنی جان وادی دکھانے والا ڈورل اپنے سے طاقتور حریف کے سامنے خرگوش سے بھی زیادہ بزدل تھا۔

”یہ مت سمجھنا کہ میں یہاں کسی خوف سے آیا ہوں۔“

”بیشک بیشک۔“ بریڈلے نے گردن ہلاتی۔

”میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ تم نے جس لڑکی کا نام لیا تھا وہ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔“

”واقعی؟“

”ہاں۔ مگر تم کون ہو تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہے۔“

”میں ایک ڈاکٹر ہوں۔“ بریڈلے نے سکون سے جواب دیا۔

”جو لیانے تم سے جو کچھ بھی کہلے وہ سراسر جھوٹ ہے۔“

اس نے کہا ”تم میرے خلاف کوئی بات ثابت نہیں کر سکتے ہیں ملک کی آخری عدالت تک لڑنے کو تیار ہوں۔ مگر اس آوارہ بچلین لڑکی....“

”جو ش میں مت آؤ مسٹر ڈورل۔“ بریڈلے نے کہا۔ ”تم جو لیانے کی طرح مجھے ان باتوں سے مرعوب نہیں کر سکتے اور نہ میں اتنا سادہ لوح

ہوں جتنی جو لیانے تھی۔ تم حقیقتاً ایک بڑی پریشانی میں پھنس گئے ہو۔ ایک ایسا اسکینڈل جو تمہاری عزت و شہرت کو خاک میں ملا دے گا۔“

”اگر یہ کوئی نئی دھمکی ہے تو....“

”اوہ شٹ اپ۔“ بریڈلے جھلا گیا۔ ”میں تمہیں کوئی دھمکی نہیں دے رہا ہوں۔ اس کے برعکس میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔“

”میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ وہ کیوں؟“

”تاکہ میں کچھ پی مدد کر سکوں۔“

”میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔“

”ابھی سمجھ جاؤ گے۔“ بریڈلے نے جواب دیا۔ ”تمہیں اس کا تو احساس ہو گا کہ جب تک جو لیانے موجود ہے تمہیں سکون نہیں مل سکتا۔ تم کچھ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کب اس کے دماغ میں کیڑا رنگ جائے اور کب یہ فیصلہ کر لے کہ اس کے بچے کو ایک باپ کی ضرورت ہے۔“

”آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟“

”یہ کہ اگر تم اپنے مستقبل کو خطرے سے بچانا چاہتے ہو تو اس کے لئے کچھ کوشش کرو۔“ بریڈلے نے جواب دیا۔ ”تمہیں معلوم ہے کہ آج رات جو لیانے میرے پاس آئی تھی۔ وہ شدید تکلیف میں مبتلا تھی۔ اس نے کسی انارٹی نرس سے استعا ط حل کرنے کی کوشش کی تھی مگر نرس کی نا تجربکاری نے کیس بگاڑ دیا۔“

ڈورل کسی سحر زدہ معمول کی طرح بریڈلے کی صورت دیکھ رہا تھا۔

”میں جو کچھ کر سکتا تھا اس سے دریغ نہیں کیا۔“ بریڈلے نے اپنی بات جاری رکھی ”مگر اس کی حالت پہلے ہی بگڑ چکی تھی۔ اس نے میرے پاس آنے میں دیر کر دی تھی خون کسی طرح نہیں رکا۔“

”تم.... تمہارا.... مطلب ہے کہ.... کہ.... وہ....“

”کہ وہ....“

”مجھے افسوس ہے۔ مگر میں اس کی زندگی نہیں بچا سکا۔“

”اب وہ کہاں ہے۔“

”یہاں۔ اس گھر کے ایک عقبی کمرے میں۔“

”اور.... اور تم نے ابھی تک کسی کو اس بات کی اطلاع نہیں دی۔“

”سوائے تمہارے اور کوئی نہیں جانتا۔“ بریڈلے نے یقین

دلایا۔ ابھی حال میں حکام سے میرا جھگڑا ہو چکا ہے۔ انہوں نے میری ڈگری معطل کر دی ہے۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ وہ میری بات کا یقین نہ کریں۔ یہ کہیں کہ کسی انارٹھی نرس کا کوئی وجود نہیں۔ اسقاط کا آپریشن میں نے خود کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ میری اس خدمت کا کوئی مناسب صلہ نہیں ہو گا جو میں نے جویا کی جان بچانے کے سلسلے میں کی ہے۔

”پھر... پھر تم کیا کرنا چاہتے ہو؟“

”میں اس لڑکی کو یہاں سے نکالنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ تمہارے پاس کاریں ہیں کشتیاں ہیں مضافات کے علاقے میں مکانات ہیں۔ تم مدد کرو تو میں جویا کو اس کی آخری آرام گاہ تک پہنچا سکتا ہوں۔“

ڈورل سے کھڑنہ رہا جاسکا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ایک کرسی کی طرف بڑھا اور دم سے بیٹھ گیا۔

”میں... میں یہ نہیں کر سکتا۔ وہ ہکلا یا۔“

”کیوں نہیں کر سکتے۔ آخر تم ہی اس کی موجودہ حالت کے ذمہ دار ہو۔ بریڈ لے نے تیری سے کہا۔ تمہیں تو میرا شکر گزار بننا چاہئے کہ میں تمہاری کتنی بڑی خدمت انجام دے رہا ہوں۔“

”نہیں... نہیں...“ ڈورل نے نفی میں سر ہلایا بریڈ لے نے آگے بڑھ کر اس کے شانے پر پڑے اور اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

”میں نے تمہیں یہاں کرنے یا نہ کرنے کی سوجش میں الجھنے کے لئے نہیں بلایا۔ وہ بولائیں سیدھے سادے الفاظ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں مجھ پر کوئی آفت آئی تو تم بھی اس سے محفوظ نہیں رہو گے جس راز کو چھپائی تم کو شش کر رہے ہو وہ لوگوں پر آشکار ہو جائیگا اور صرف اتنا ہی نہیں۔ اگر مجھ پر اسقاط کا الزام عائد کیا گیا تو میں عدالت میں حلف اٹھا کر بیان دوں گا کہ اس اسقاط کا انتظام تم نے کیا تھا۔ تم جویا کو لے کر یہاں آئے تھے تم نے اس کی فیس ادا کی تھی سمجھ؟“

ایک لمحے کے لئے بریڈ لے کو ایسا محسوس ہوا جیسے ڈورل غش کھا کر گرنے والا ہو۔

”نت... تم... تم میرے خلاف کچھ ثابت نہیں کر سکتے... تم...“

”ابھی بات ہے۔ تو پھر آزمائش کا خطرہ مول لینے کے

لئے تیار رہو۔“

ڈورل نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس میں مزید رتقا کی تاب باقی نہیں رہی تھی چہرہ بالکل سفید پڑ چکا تھا۔

”تمہاری تجویز کیلئے؟ آخراں نے سرگوشی میں پوچھا۔“

”میرا تو خیال تھا کہ تم کوئی تجویز پیش کر دو گے۔ بریڈ لے نے جواب دیا۔“ ویسے جہاں تک میں نے سوچا ہے سیدھی اور آسان بات یہ ہو گی کہ تم اپنی کار لے کر یہاں آؤ۔ ہم دونوں اسے یہاں سے نکال کر کار میں رکھ دیں گے پھر تم کار اپنے کسی دیہاتی بنگلے تک لے جاؤ گے۔ جہاں کسی محفوظ جگہ زمین کھود کر اسے دفن کر دینا کوئی مشکل نہ ہو گا۔ اس طرح کبھی کوئی اس کا پتہ نہیں چلا سکے گا۔“

”مجھے کیسے یقین ہو کہ اس کے بعد تم میرا بچھا چھوڑ دو گے؟“

”اس سلسلے میں تمہیں خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم میں سے کسی کو کبھی نہیں... ایک کی خاموشی خود اس کے اور دوسرے کے تحفظ کی ضمانت ہے۔“

”میں... میں... یہ نہیں کر سکتا“ ڈورل نے کمزور لہجے میں کہا۔ بریڈ لے نے اس کا بازو پکڑ کر کرسی سے اٹھایا۔

”میرے ساتھ آؤ تمہیں اس وقت کسی مقوی دوا کی ضرورت ہے۔“ اس نے کہا۔ اور پھر سہارا دیتے ہوئے ڈورل کو اس کمرے میں لایا جہاں جویا کا آپریشن ہوا تھا۔ اس نے دواؤں کی الماری سے دو گولیاں نکال کر ڈورل کو دیں جنہیں اس نے پانی کے چند گھونٹوں کے ساتھ نگل لیا۔

”تمہیں فوری طور پر سکون محسوس ہونا شروع ہو جائے گا۔“ بریڈ لے نے کہا۔ ”اور پھر کل تک تمہیں اس بات کا کلی اطمینان میسر ہو گا کہ اب تمہارے ذہن کو پریشان کرنے والی ہر بات ماضی کا قصہ پارینہ بن چکی ہے۔“ اس نے ڈورل کے شانے پر ہتھ پکی دی۔

”آئندہ اس سلسلے میں ذرا محتاط رہنا۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ ”میرا خیال ہے کہ جویا بڑی آسانی سے تمہارے ہاتھ آگئی ہو گی۔“

”اوہ۔ ہاں۔ میری اس کی پہلی ملاقات ایک کاک ٹیل لائچ میں ہوئی تھی جہاں وہ ساتی گڑی کے فرائض انجام دیتی تھی۔“

”مجھے تعجب ہے کہ تم نے اس میں ایسی کیا خاص بات دیکھی کہ اس پر لٹو ہو گے۔“ بریڈ لے نے کہا۔ ”وہ تو بڑی عام سی لڑکی تھی اور قطعی

تمہارے لائق نہیں تھی۔ دبلا پتلا چہرہ جو مجھے کی کھال جیسی رنگت کے بال“
اچانک ڈورل کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو گئے۔
وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ”تم نے ابھی کیا کہا؟“

”میرا مطلب تھا کہ تم اتنے مالدار اور اونچی سوسائٹی کے
آدمی“ بریڈلے نے اپنے کندھے جھکے۔ ”شاید تم کوئی تبدیلی چاہتے تھے۔ روز
مرہ سے مٹی ہوئی کوئی چیز“۔ وہ ڈورل کے بدلتے ہوئے انداز سے کچھ فکرمند
ہونے لگا۔ ”دبلا پتلا چہرہ جو مجھے کی کھال جیسی رنگت کے بال“ ڈورل
نے دہرایا اور بے اختیار قبضہ لگا کر ہنسنے لگا۔ ”ڈاکٹر بریڈلے یہ تم جو لیا کا حلیہ
تو ہر گز بیان نہیں کر رہے ہو۔ اس کے بال تو سیاہ تھے۔ ریشم کی طرح ملائم
اور چمکدار چہرہ بھرا ہوا۔ انتہائی خوبصورت اور اس خوبصورتی کو چار چاند
لگانے کے لئے ہونٹوں کے قریب گال پر ایک سیاہ تل ڈاکٹر میرا خیالات
کہ کہیں تم نے جولیا کی سہیلی ماڈین کو تو نہیں دیکھ لیا؟ وہ جولیا کے ساتھ ہی
رہتی تھی تمہارا تباہ ہوا حلیہ اس پر بالکل صادق آتا ہے۔“

بریڈلے کا ذہن جیسے ایک لمحے کے لئے بالکل مادون
سا ہو گیا۔ وہ منہ سے کوئی حرف نکالے بغیر ڈورل کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔
اور پھر اسے یاد آ گیا کہ اس نے جولیا کے فلیٹ کی تلاشی لیتے ہوئے وہاں
بیڈروم میں دو بستر دیکھے تھے۔ کپڑوں کی الماریاں بھی دو تھیں۔ اور اسی
طرح سنگھار مین پلازما آئینی چیزیں بھی۔

”تو گویا یہ بہر حال میری ذمہ داری نہیں تھی۔“ ڈورل مسکرا

ہوا تھا۔

”دو لڑکیاں...“ بریڈلے نے کھوکھلی آواز میں دہرایا۔

”بلاشبہ۔ اور اس میں کوئی ایسی غیر معمولی بات بھی نہیں کہ تم

اتنے حیرت زدہ ہو رہے ہو۔“ ڈورل نے جواب دیا۔ ”ماڈین اور جولیا دونوں

ایک دوسرے کو بہت عرصے سے جانتی تھیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ

وہ دونوں ایک ہی صورت حال میں مبتلا ہو گئی ہیں تو انہوں نے ایک

دوسرے کو تسلی بخشی دینے کے لئے ایک ہی فلیٹ میں رہائش اختیار کر لی۔

اس طرح وہ ایک دوسرے سے اپنا دکھ کہہ کر دل کی بھڑاس بھی نکال

سکتی تھیں۔ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام بھی آ سکتی تھیں اور

کم خرچ میں اپنا کام بھی چلا سکتی تھیں۔“

بریڈلے کی ہنسنے والی مہذبہ اعصاب پر ناز رہا تھا مگر

یہ صورت حال کچھ اتنی اچانک تھی کہ اس کے فولادی اعصاب بھی جواب
دے گئے۔ اس سے کھڑا نہیں رہا جاسکا تو وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈورل ڈانٹنے
کی طرف بڑھا۔ ”تم کہاں جا رہے ہو؟“ بریڈلے نے گہرا کر پوچھا۔

”گھر اور کہاں ہیں بھول جاؤ گا کہ کبھی میری تم سے ملاقات
ہوئی تھی۔ اگر معاملہ جولیا کا نہیں ہے تو تم میرے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اور
جولیا ہی کی وجہ سے میں تمہارے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ میرا اس
کی پورٹ پولیس میں اس وقت تک نہیں دے سکتا جب تک اس معاملے
سے اپنے تعلق کا اظہار نہ کروں۔“

ڈورل چلا گیا اور بریڈلے اسے روکنے کے لئے کچھ بھی نہیں
کر سکا۔ وہ بڑی دیر تک کرسی پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اٹھا اور مکان سے باہر
کل گیا۔

اس مرتبہ وہ ڈکسن اسٹریٹ پہنچی تو فلیٹ نمبر ۲۱۲ کے بند
دروازے کے پیچھے سے اسنے بجلی جلتی ہوئی نظر آئی۔ ایک گہری سانس لیتے
ہوئے اس نے دستک دی دروازہ فوٹا ہی کھل گیا۔ اس کے سامنے ایک
بہت خوبصورت سیاہ بالوں والی لڑکی کھڑی تھی جسکے چہرے پر تل بھی موجود
تھا۔ بریڈلے اپنے تاثرات دلی چھپاتا ہوا دوستانہ انداز میں مسکرایا۔
”تم ضرور جولیا ہو۔“ وہ بولا۔ لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔
”مجھے ماڈین نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔“

”وہ خود کہاں ہے؟“

”میرے مکان پر۔“ بریڈلے نے جواب دیا۔ ”مگر کیا یہ بہتر نہ ہوگا
کہ ہم اندر چل کر گفتگو کریں؟“

جولیا ایک طرف ہٹ گئی۔ بریڈلے اندر داخل ہوا۔

”کیا تم... میرا مطلب ہے کہ تم...“

”میں ایک ڈاکٹر ہوں۔“

”اوہ۔ تو کیا ماڈین...“

”وہ بڑے آرام سے ہے۔“

”گویا وہ اپنے فیصلے پر عمل کر کے رہی۔“ جولیا نے افسردگی

سے کہا۔ ”اس نے کہا تھا کہ وہ اسقا...“

”تمہیں اس کے بارے میں کوئی غلط رائے نہیں قائم کرنا چاہی۔“

”غلط رائے؟“ جولیا ایکٹ بھسکی سی مسکراہٹ کیا بولی۔ ”میں تو خود

”میں ابھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں“ جولیا نے الماری سے اپنا کوٹ نکالتے ہوئے بڑی آمادگی سے کہا۔
”میرا گھر یہاں سے دور نہیں ہے۔ ہم پیدل وہاں تک جاسکتے ہیں۔“ بریڈ نے جواب دیا۔

اور پھر جب وہ اپنے نیم تاریک گھر میں قدم رکھا تھا تو دل ہی دل میں جولیا کا ممنون بھی تھا کہ اس نے ابھی تک ڈورل کو حقیقت حال سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ اسے نہیں بتایا تھا کہ اسے صرف وہم ہوا تھا ورنہ وہ حاملہ نہیں تھی۔ شاید یہ ہی وجہ تھی کہ جولیا نے وہ خط بھی ڈورل کو بھیجنے کے بجائے اپنی دراز میں ہی رکھ چھوڑا تھا۔ تم نے ایک طرح سے خط میں درست ہی لکھا تھا اس نے دل ہی دل میں جولیا کو مخاطب کیا۔ بے شک تم بھول جاؤ گی کہ کبھی ڈورل کا رے کا کوئی وجود تھا۔ کم سے کم جہاں تک تمہاری ذات کا تعلق ہے اس کا وجود عدم برابر ہو گا۔ بشرطیکہ کہ دو دو قبریں کھودنے کی مشقت سے اس کا بھی انتقال ہو جائے۔ اور پھر چند لمحے بعد ہی بریڈ نے کی مضبوط انگلیاں بد نصیب جولیا کی گزرنے کو اپنی گرفت میں لے چکی تھیں۔

یہ ہی فیصلہ کر چکی تھی لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب مجھ تپہ نہیں تھا۔ میں... میں... سمجھی تھی کہ... میں بھی....“
”اسی صورت حال میں مبتلا ہو جس میں ماڈرن تھی“ بریڈ نے اسے اس کا فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن میرا اندازہ غلط تھا۔“
”مگر بد قسمتی سے ماڈرن کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ اس نے وہ ہی کیا جو اس کے خیال میں بہتر تھا۔ اور وہ کہہ رہی تھی کہ اس مسئلہ میں سے تمہاری حمایت و ہمدردی بھی حاصل ہے۔“
”خیر کچھ بھی سہی۔ اب تو وہ بات ختم ہی ہو گئی۔“
”ہاں۔ اور میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ ماڈرن کو تمہاری ضرورت ہے۔“

”لیکن تم نے ابھی کہا تھا کہ وہ بالکل آرام سے ہے۔“
”میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ جسمانی طور پر وہ بیشک سکون سے ہے مگر اس کا دل پریشان ہے۔ کل تک ممکن ہے اس کی یہ کیفیت بھی نہ رہے لیکن سردست وہ بہت تنہائی محسوس کر رہی ہے۔“

آٹومیٹک کاؤبوائے پستول سیٹ کا نیا اسٹاک کیا

فیروالا اس سیٹ میں پستول کے علاوہ چمڑے کی خوبصورت کمر کی پٹی نقاب گولیاں اور چاقو وغیرہ شامل ہیں۔
کم خرچ بالانشین ٹاپ کوالٹی۔ ہیٹ ناک گر جبار
آواز والا حیرت انگیز ڈبل بیئرل بالکل اصلی کے مانند



کاؤبوائے ماڈل آٹومیٹک پستول

جسے پاس رکھنے اور استعمال کرنے کے لئے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہنگامی حالات میں دشمن اور جان و مال کی حفاظت کے لئے

Rs: 20/-

آج ہی منگائیں قیمت فی سیٹ صرف بیس روپے
محصولہ اک دو روپے الگ ہونگے!

آٹومیٹک کاؤبوائے پستول سیٹ

دو پستول سیٹ کے خریدار کو محصولہ اک معاف!

منگائے کا پتہ: اٹلس گفٹ سینٹر پوسٹ بکس ۱۶۳ کراچی ۷۴